41901-رمضان کے روزوں کی قضاء کے ہوتے ہوئے نفلی روزہ رکھنا

سوال

ماہواری کی بنا پر میں نے کچھ روزے نہیں رکھے، اور میں نے ابھی تک قضاء کے روزے نہیں رکھی، کیا میں عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھ سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں رمضان المبارک کی قضاء کے روزوں سے قبل نفلی روزے رکھنا کہلاتا ہے، اور اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

کچھ علماء کرام تو رمضان المبارک کی قضاء کے روزے رکھنے سے قبل نفلی روزے رکھنا حرام قرار دیتے ہیں، کیونکہ فرض کی ابتداء کرنا نفلی سے زیادہ ضروری ہے، لیکن بعض علماء کرام نے اس کی اجازت دی ہے.

فضيلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گيا :

جب واجب کی قضاء اور مستحب جمع ہوجائیں تو کیا انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ واجب کی قضاء سے قبل مستحب عمل شروع کردے، اور واجب کی قضاء بعد میں ادا کرے، یا کہ اسے واجب کی قضاء پہلے ادا کرنا ہوگی، مثلا یوم عاشوراء کا روزہ اس کی قضاء رمضان کے دوران آگیا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" فرضی اور نفلی روزوں کے متعلق مشروع اور معقول یہی ہے کہ بلاشک نفلی سے پہلے فرضی شروع کیے جائیں؛ کیونکہ فرضی تو اس کے ذمہ قرض ہیں، اور نفلی تطوع ہیں اگر یسر ہو تو ٹھیک وگرنہ کوئی حرج نہیں.

اس بنا پر جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہوں اسے یہ کہا جائیگا کہ : نفلی روزے رکھنے سے قبل پہلے رمضان المبارک کے فرضی روزوں کی قضاء کرو.

اور اگر وہ اپنے ذمہ قضاء کرنے سے قبل نفلی روزے رکھتا ہے اور قضاء کے لیے وقت میں وسعت پائی جاتی ہے تو اس کے نفلی روزے صحیح ہونگے، کیونکہ رمضان المبارک کی قضاء کا وقت رمضان سے رمضان تک ہے، اس کے دوران قضاء کے روزے مکمل کرنا ہونگے.

اس لیے جب وقت میں وسعت پائی جاتی ہے تو نفل جائز ہیں مثلا فرضی نماز جب کوئی شخص فرضی نماز سے قبل نفل ادا کرے اور وقت باقی ہو تو جائز ہے.

اس لیے جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو اور وہ یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کے روزے رکھے تو اس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ ان ایام میں رمضان المبارک کے قضاء کے روزے رکھے تو اسے دونوں اجر حاصل ہونگے، ایک تو یوم عرفہ کے روزہ کا اور یوم عاشوراء کے روزہ کا اور دوسرا قضاء رمضان المبارک کا.

یہ تو مطلقا نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک کے ساتھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ مربوط ہیں، اور یہ رمضان المبارک کی قضاء کے بعد ہی رکھے جاسکتے ہیں.

اس لیے اگر کسی نے قضاء رمضان سے قبل شوال کے روزے رکھ لیے تو اسے وہ اجروثواب حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے روزے رکھے"

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء ہو وہ اس وقت تک رمضان کے روزے رکھنے والا شمار نہیں ہوگا جب تک رمضان کے روزے مکمل نہیں کر سکتا، لوگ اس مسئلہ میں یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر اسے شوال نکلنے کا خدشہ ہو اور اس کے روزے باقی ہوں تو وہ شوال کے چھ روزے رکھ لیتا ہے اور قضاء کے چھوڑ دیتا ہے تو یہ غلط ہے.

کیونکہ یہ چھ روزے تو اس وقت رکھے جائیں گے جب رمضان المبارک کے روزے انسان مکمل کرلے"

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (438/20).

اس بنا پر آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ عشرہ ذوالحجہ کے روزے رکھ لیں کہ یہ نفلی ہوں، لیکن افضل و بہتر یہ ہے کہ آپ یہ روزے رمضان المبارک کی قضاء کے روزوں کی نیت سے رکھیں تو ان شاء اللہ آپ کو دونوں اجر حاصل ہونگے.

مزید آپ سوال نمبر (23429) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.